بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم چہارشنبہ

جلد ۳۰ | ۱۲ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ھ | ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ | ۱۳ ماہ مئی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۰۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

چودھری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور حال قادیان کا بڑا لڑکا محمد نصر اللہ خان ایک ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ملک سیف الرحمٰن صاحب مبلغ تحریک جدید کا نکاح امۃ الرشید بنت شیخ چراغ الدین صاحب کے ساتھ ۵۰۰ روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا مرکز ضلع شیخوپورہ کے تبلیغی دورہ سے واپس آ گئے ہیں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

ہوائی حملوں سے حفاظت کی تربیت ضرور حاصل کی جائے

جنگ کے متعلق خبریں پڑھنے اور سننے والے جانتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے لئے خطرات روز بروز بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ جاپان کا برما میں تسلط جوں جوں وسیع ہو رہا ہے ہندوستان جنگ کے قریب ہوتا جا رہا ہے اور برما کی جو حالت ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اب تو وہاں کی حکومت بھی ہندوستان میں آ گئی ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ برما میں دشمن اپنے پاؤں جما چکا ہے۔ آئندہ اس کا رخ کدھر کو ہوگا۔ گو ابھی یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن اس میں تو کوئی شک نہیں ہے۔ کہ اب ہندوستان براہ راست اس کی زد میں ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل ہند کے متعلق دشمن کے ہمدردی اور خیر خواہی کے دعوے پارہ پارہ ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ جہاں حکومت دشمن کے مقابلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ مضبوط فوجی انتظام کرے۔ وہاں عام لوگ بھی ہر طرح کی ضروری تربیت حاصل کریں۔ تاکہ آنے والی مشکلات کا مقابلہ کر سکیں۔

اس وقت سب سے زیادہ خطرہ ہوائی حملہ کا ہے۔ کیونکہ ایک تو یہ بہ نسبت دوسرے حملوں کے زیادہ آسان ہے۔ پھر دشمن کا مقصد ملک میں عام بے چینی۔ اضطراب اور بددلی پیدا کرنا ہے۔ اس لئے ہندوستان کے ہر علاقہ کے لوگوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہوائی حملوں سے حفاظت کی تربیت حاصل کریں۔ اور وقت پڑنے پر نہ صرف اپنے آپ کی بلکہ دوسروں کی بھی امداد کر سکیں۔ لیکن حکومت پنجاب کے ایک اعلان سے یہ معلوم کر کے افسوس ہوا۔ کہ صوبہ کے بہت سے منتخب شہروں میں اے۔ آر۔ پی کے کاموں کے لئے والنٹیروں نے کافی تعداد میں اپنے نام پیش نہیں کئے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ ان میں سے بہت سے شہر پنجاب پر ہوائی حملوں کے اغلب راستہ پر واقعہ نہیں ہیں۔ اور وہاں کے باشندے اپنی جان و مال کو خطرہ میں نہ پاتے ہوئے ہوائی حملوں سے حفاظت کی تربیت حاصل کرنا ضروری نہ سمجھتے ہوں گے۔ لیکن در اصل یہ خیال کرنا اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں خطرات کے حوالے کرنے کے مترادف ہے۔ اور حکومت نے احتیاطی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے اعلان کر دیا ہے۔ کہ اب تو حکومت پنجاب خطرات سے حفاظت کرنے کی تربیت دینے والے آدمی اور سامان اپنے خرچ پر مہیا کرنے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ کافی تعداد میں رضاکار اپنے نام پیش کر دیں لیکن اگر مذکورہ شہروں کے باشندے تھوڑے عرصہ تک بطور رضاکار اپنے نام پیش نہیں کریں گے۔ تو اس کی ساری ذمہ داری ان پر عائد ہوگی۔ اور اگر ان کے شہر اتفاق سے ہوائی حملوں کا نشانہ بن کر تباہ ہو جائیں۔ تو حکومت خطرہ کے انسداد کے لئے تیاری نہ کرنے کے الزام سے بری ہوگی۔

حکومت نے یہ بھی اعلان کیا ہے۔ کہ بعض ایسے شہر جو خطرہ کی عین راہ میں واقعہ ہیں۔ مگر وہاں کافی تعداد میں رضاکار بھرتی نہیں ہوئے۔ وہاں کے باشندوں کو اختیار دیا جاتا ہے۔ کہ یا تو وہ آئندہ چھ ہفتوں کے اندر اندر کافی تعداد میں اپنے نام درج کرا لیں۔ یا اس تعداد اور مقدار کے عملہ اور سامان کا خرچ برداشت کرنے کو تیار رہیں۔ جو حکومت اس شہر کی وسعت اور خطرہ کی اہمیت کے پیش نظر مناسب سمجھے۔ اس عملہ اور سامان کے اخراجات ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت اس شہر کے باشندوں سے اسی طرح وصول کئے جائیں گے۔ جیسا کہ دیہات میں ٹھیکری پہرہ کے اخراجات واجب الوصول ہوتے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ اخراجات بہت بڑے پیمانہ پر ہوں گے۔

حکومت کی طرف سے یہ اعلان ۷ مئی کو کیا گیا ہے۔ اور اسی تاریخ سے چھ ہفتوں کی میعاد شمار کی جائے گی ہمارے خیال میں جہاں یہ اعلان زیادہ سے زیادہ وسیع پیمانہ پر ہونا چاہیئے۔ وہاں ان تمام شہروں کے باشندوں کو جو خطرہ کے راستہ پر واقعہ ہیں یا جنہیں منتخبہ قرار دے کر خطرہ سے بچنے کی تربیت حاصل کرنے کی اطلاع دی گئی ہے۔ چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے آپ کو بطور رضاکار پیش کر دیں۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ ہر وہ شخص جو طبی لحاظ سے معذور نہیں ضرور اپنے آپ کو پیش کرے۔ اور اصرار کے ساتھ ضروری تربیت حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ یہ اس کی جان و مال کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ جو شخص اس بارے میں تساہل سے کام لیتا ہے۔ وہ گویا اپنی مدد آپ کرنے سے جی چراتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جو اپنی مدد نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ بھی اس کی مدد نہیں کرتا۔

اس سلسلہ میں ہم یہ کہنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جن شہروں کو حکومت نے منتخب نہیں کیا۔ ان میں سے اگر کسی مقام کے لوگ اپنے آپ کو کافی تعداد میں بطور رضاکار پیش کریں۔ تو ان کی تربیت کا بھی ضرور انتظام کیا جائے۔ کیونکہ کہا نہیں جا سکتا۔ کہ ہوائی حملہ کا خطرہ کس وقت اپنا رخ کس طرف پھیر لے اور اگر کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ حملہ کسی ایسے مقام پر ہو جائے۔ جو منتخب شہروں میں شامل نہ ہو۔ لیکن وہاں کے باشندے رضاکار بننے پر پوری آمادگی ظاہر کر چکے ہوں۔ تو پھر اس مقام کے متعلق حکومت خطرہ کے انسداد کے لئے تیاری نہ کرنے کے الزام سے بری نہ ہوگی۔

غرض موجودہ حالات کے پیش نظر یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر شخص حفاظت کے متعلق تربیت حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ ہماری جماعت کے ہر اس شخص کو جو اس قسم کی تربیت حاصل کرنے کے ناقابل نہ ہو۔ جہاں بھی موقعہ ملے۔ ضرور تربیت حاصل کرنی چاہیئے۔

اخبار احمدیہ

اخبار سن رائز کے متعلق اعلان

سن رائز سلسلہ کا واحد انگریزی اخبار ہے، اسکی اشاعت ازبس ضروری ہے۔ انگریزی دان احمدی طبقہ کو اس طرف خاص توجہ کرنا چاہیئے۔ احباب اگر خود نہ پڑھیں، تو اپنے صرف سے دوسرے لوگوں کے نام جاری کرا سکتے ہیں۔ امید ہے کہ ذی استطاعت احباب اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔ (انچارج تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

(۱) محمود حسین صاحب بنی اسرائیل کی اہلیہ صاحبہ لاہور میں سخت بیمار ہیں (۲) محمد صفدر صاحب شاہدرہ نے امسال بی۔ اے کا امتحان دیا ہے (۳) غلام حیدر صاحب خانانوالی میانوالی ضلع سیالکوٹ کے دو بھائیوں غلام نبی اور غلام احمد کو ایک قتل کے مقدمہ کے سلسلہ میں عدالت سشن نے پھانسی اور ان کے بھتیجے عطاء اللہ کو بیس سال قید کی سزا دی ہے۔ اس کے خلاف اب ہائی کورٹ میں اپیل دائر ہے (۴) سید منظور حسین صاحب لاہور کا لڑکا احمد حسین کئی روز سے بعارضہ اسہال و بخار بیمار ہے۔ (۵) عبدالرحمن خان صاحب اکونٹس کلرک بنوں کی لڑکی بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ (۶) صوبیدار محمد خان صاحب امیر جماعت پنج ند ضلع کیمبل پور کا بازو اونٹ سے گر کر ٹوٹ گیا ہے (۷) حوالدار سوندھا خان صاحب بنوں نے محکمہ ملٹری کے صیغہ ایم۔ ٹی میں ملازمت کے لئے درخواست دی ہے (۸) عبدالکریم صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ گنج کے لڑکے عبدالمجید کو ایک موٹر کے حادثہ میں پیشانی پر سخت چوٹ آئی ہے۔ نیز ان کے دوسرے لڑکے عبداللہ کو ٹانگ پر پھوڑا ہے۔ جس کا اپریشن ہونے والا ہے۔ (۹) مرزا یعقوب بیگ صاحب جو افریقہ میں ریلوے گارڈ ہیں۔ گاڑی سے گر کر زخمی ہو گئے ہیں۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں (۱۰) محمد احمد صاحب ثاقب کے دو خالہ زاد بھائی بشیر احمد اور نسیم احمد بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں (۱۱) ملک مبارک احمد صاحب قادیان نے امسال ایف۔ ای۔ اے۔ اگریکلچر کا امتحان دیا ہے (۱۲) ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی۔ اے قادیان کی بڑی لڑکی بشریٰ بیگم صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلان نکاح

(۱) ۷ اپریل خاکسار نے رشید احمد پسر عمر دین صاحب کا نکاح مسماۃ عائشہ بی بی بنت چودھری محمد علی صاحب سے بعوض مبلغ ۲۵۰ روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے جانبین کے لئے یہ تعلق بابرکت کرے۔ خاکسار عبدالسلام سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منور آباد سندھ (۲) مورخہ ۹/۵/۴۲ کو حضرت مولوی شیر علی صاحب نے عزیز محمد یونس خان کا نکاح رشیدہ بیگم صاحبہ بنت ملک فضل کریم صاحب سب انسپکٹر پولیس ساکن فیض اللہ چک حال منٹگمری کے ساتھ ۷۰۰ روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالے جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ خاکسار محمد الدین ہیڈ کنسٹیبل لاہور

ولادت

خاکسار کے ہاں ۸ مئی ۱۹۴۲ء کو پہلی لڑکی تولد ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اسے نیک اور خادمہ دین بنائے۔ خاکسار محمد اسمٰعیل کاٹھ گڑھی قادیان

دعائے مغفرت

(۱) میرا بھائی محمد شفیع جو بعارضہ سل بیمار تھا وفات پا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار غلام رسول از کمال ڈیرہ سندھ (۲) حکیم عبداللطیف صاحب شہید منشی فاضل قادیان کی لڑکی بشریٰ بیگم بعمر ۸ سال چند دن بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہنے کے بعد ۹ مئی کو فوت ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے نعم البدل کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

"کیا ایسا خدا موجود ہے جو بغیر رعایت اسباب کے بھی رحمت نازل کرسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ ہاں بلاشبہ ایسا خدا موجود ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو اس سے تعلق رکھنے والے زندہ ہی مر جاتے۔ وہ عجیب قادر ہے۔ اور اس کی پاک قدرتیں عجیب ہیں۔ ایک طرف نادان مخالفوں کو اپنے دوستوں پر کتوں کی طرح مسلط کر دیتا ہے۔ اور ایک طرف فرشتوں کو حکم کرتا ہے۔ کہ ان کی خدمت کریں۔ ایسا ہی جب دنیا پر اس کا غضب مستولی ہوتا ہے۔ اور اس کا قہر ظالموں پر جوش مارتا ہے تو اسکی آنکھ اس کے خاص لوگوں کی حفاظت کرتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اہل حق کا کارخانہ درہم برہم ہو جاتا۔ اور کوئی ان کو شناخت نہ کرسکتا۔ اس کی قدرتیں بے انتہا ہیں مگر بقدر یقین لوگوں پر ظاہر ہوتی ہیں۔ جن کو یقین اور محبت۔ اور اس کی طرف انقطاع عطا کیا گیا ہے اور نفسانی عادتوں سے باہر کئے گئے ہیں۔ انہی کے لئے خارق عادت قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے مگر خارق عادت قدرتوں کے دکھلانے کا انہیں کے لئے ارادہ کرتا ہے۔ جو خدا کے لئے اپنی عادتوں کو پھاڑتے ہیں۔ اس زمانہ میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں۔ جو اس کو جانتے ہیں۔ اور اس کی عجائب قدرتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ بہت ہیں جن کو ہرگز اس قادر خدا پر ایمان نہیں۔ جس کی آواز کو ہر ایک چیز سنتی ہے۔ جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں" (کشتی نوح)

ابدال شام میں سے ایک کی وفات

الحاج عبدالقادر العودة المرحوم

اخبار الفضل سے الحاج عبدالقادر صاحب مرحوم کی وفات کی خبر پڑھ کر افسوس ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالے مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے آمین۔ مولوی ابوالعطاء صاحب نے ان کے مختصر حالات تحریر فرمائے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے سے جو انہیں محبت تھی۔ وہ حضور کے ان کلمات سے ظاہر ہے۔ جو حضور نے ان کا جنازہ غائب پڑھنے سے پہلے فرمائے۔ مرحوم نے تقریباً ۱۱۱ سال عمر پائی۔ وہ سنایا کرتے تھے۔ کہ جب نہر سویز نکالی گئی۔ اس وقت وہ جوان تھے۔ اور مدت تک وہاں کام کرتے رہے۔ لیکن باوجود اتنی لمبی عمر پانے کے وہ بخوبی چلتے پھرتے اور نمازوں میں شامل ہوتے تھے۔ جب انگلستان آتے ہوئے میں کبابیر گیا۔ تو پہلے کی طرح انہیں مسجد میں باجماعت نماز پڑھتے پایا۔ ان کے اور ان کے خاندان کے جو اس وقت تقریباً ۷۰۔۸۰ افراد پر مشتمل ہے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کے واقعات بہت دلچسپ ہیں جو میں انشاء اللہ تعالے کسی وقت تفصیل سے لکھونگا۔ اس وقت میں صرف ایک واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جس سے ان کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے عقیدت اور محبت کا پتہ لگتا ہے کہ کس قدر تھی۔ جب انہوں نے بیعت کی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی طرف سے ان کی بیعت کی منظوری کا خط آیا۔ تو بہت خوش ہوئے۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ وہ خط انہوں نے اپنی پگڑی کی تہ میں رکھا ہوا ہے۔ اور کئی دن تک پگڑی میں رکھتے رہے۔ ایک روز میں نے ان سے پوچھا الحاج آپ خط کو پگڑی میں لپیٹ کر کیوں رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا اس لئے کہ یہ میرے احمدی ہونے کا ثبوت ہے۔ اگر میں مر گیا اور قبر میں مجھ سے سوال و جواب ہوئے۔ تو میں کہہ دوں گا کہ مجھے تو کچھ نہیں آتا۔ اور اس خط کو پیش کر دونگا اور کہوں گا میرے احمدی ہونے کا یہ ثبوت ہے۔ یہ ان کا عشقیہ رنگ تھا۔ ورنہ [illegible] کو نہ سمجھتے۔ اور احکام پر پوری پابندی سے عمل کرتے۔ غرض وہ اس خط سے جس میں ان کی بیعت کی منظوری کا ذکر تھا حد درجہ خوش تھے۔ اللہ تعالے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کی بیوی ام صالح بھی انہی کی طرح حد درجہ اخلاص رکھتی ہیں۔ انہوں نے بھی دوسری عورتوں سے بیعت میں سبقت کی تھی۔ اللہ تعالے ان کے خاندان کو صبر جمیل اور ان جیسا ایمان اور اخلاص عطا فرمائے۔ اور سب کی عاقبت بالخیر ہو۔ آمین خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایاتِ منشی امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۷)۔ مجھے بیعت کئے ہوئے تقریباً ایک سال ہی ہوا تھا۔ کہ اخویم منشی عبدالعزیز صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کسی نے کہا۔ کہ محکمہ پولیس۔ اور محکمہ مال کے تمام ملازمین بہت بُرے ہوتے ہیں۔ یعنی پبلک کو تنگ کرتے رہتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ایسا نہیں کہنا چاہیئے۔ سارے کے سارے ملازمین پولیس ایسے ہوتے ہیں۔ اور نہ اہلکاران محکمۂ مال۔ آخر میاں عبدالعزیز۔ میاں امام الدین اور میاں محمد دین بھی محکمۂ مال میں ہیں۔ اور چوہدری رستم علی اور ایک اور دوست کا نام لیا۔ کہ وہ محکمۂ پولیس میں ہیں۔

(۸) والدہ نثار احمد نے بیان کیا۔ کہ ان دنوں جبکہ گورداسپور میں مقدمہ چل رہا تھا۔ حضرت ام المومنین رض بھی گورداسپور میں تھیں۔ ادھلہ متصل گورداسپور سے چند مستورات حضور کی زیارت کے لئے آئیں۔ والدہ نثار احمد بھی ساتھ تھیں عزیز نثار احمد اس وقت چھوٹا تھا۔ اور اپنی والدہ کے ساتھ تھا۔ وہاں پہونچکر اُس نے حضور کو مخاطب کرکے کہا:۔ مہدی جی! اسلام علیکم۔ پہلی دفعہ حضور ؑ نے نہ سُنا۔ دوسری بار پھر اس نے ایسا ہی کہا۔ حضور ؑ مسکرائے۔ اور سلام کا جواب دیا۔ حضرت ام المومنین رض نے فرمایا۔ اس بچہ کو پتہ ہے۔ کہ آپ مہدی ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ جب اللہ تعالےٰ کے نبی آتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ القاء کرتا ہے اور بچوں پر بھی القا کرتا ہے۔

(۹) ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بمقام لوہ چپ سے ایک بکرا چوکیدار کو دے کر بھیجا۔ اس نے لاکر خادم کے سپرد کردیا۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس لے گیا۔ چوکیدار خادم کے حوالہ کرکے بازار میں آبیٹھا۔ حضرت صاحب کے حضور جب بکرا پہونچایا گیا۔ تو حضور نے دریافت فرمایا۔ کون شخص لایا ہے۔ اور کس کی طرف سے۔ خادم نے کہا۔ لانے والا شخص تو جاچکا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ اسے تلاش کرو۔ خادم تلاش کرکے چوکیدار کو حضرت صاحب کے پاس لے گیا۔ حضرت صاحب نے دریافت فرمایا۔ تو چوکیدار نے کہا۔ لوہ چپ کے پٹواری صاحب نے بکرا بھیجا ہے۔ حضور علیہ السلام نے یہ معلوم کرکے فرمایا۔ ہاں ہم انہیں خوب جانتے ہیں۔ بکرا رکھ لیا جائے۔

(۱۰) میں عموماً گھر میں ایک دو بھینیں ضرور رکھا کرتا تھا۔ اور جب وہ دودھ دینا شروع کرتیں۔ تو پہلے چند دنوں کا گھی جمع کرکے برکت کے لئے قادیان لاکر حضور کی خدمت میں پیش کیا کرتا۔ ایک دفعہ زلزلہ کے دنوں میں جب حضور باغ میں تشریف رکھتے تھے۔ میں گھی لے کر آیا۔ حضور نے دریافت فرمایا۔ کون لایا ہے عرض کیا گیا۔ منشی امام الدین لائے ہیں حضور نے فرمایا۔ ہم انہیں خوب جانتے ہیں۔ گھی ایک مٹی کے برتن میں تھا۔ حضرت ام المومنین رض نے کہلا بھیجا۔ کہ منشی امام الدین سے کہو۔ یہ برتن ہمیں پسند ہے۔ اور ہم نے رکھ لیا ہے۔

(۱۱) ایک مرتبہ میری اہلیہ قادیان آئیں۔ مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم ساکن تلونڈی جھنگلاں کی اہلیہ بھی ساتھ تھیں واپسی پر میری اہلیہ نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان میں پہونچیں۔ اور اندر داخل ہونے لگیں۔ تو دیکھا۔ کہ حضرت صاحب تمام خاندان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرما رہے ہیں۔ ہم جلدی سے واپس ہوگئیں۔ حضرت صاحب نے دریافت فرمایا کون ہیں؟ عرض کیا گیا۔ کہ مولوی رحیم بخش صاحب ساکن تلونڈی کی اہلیہ ہیں۔ اور دوسری منشی امام الدین صاحب پٹواری لوہ چپ کی اہلیہ۔ حضور علیہ السلام نے اندر بلا لیا۔ ان دنوں میری اہلیہ کی گود میں نثار احمد تھا۔ حضور نے اپنے کھانے میں سے ایک برتن میں کچھ کھانا ڈال کر میری اہلیہ سے کہا۔ کہ لو یہ کھانا بچہ کو کھلاؤ۔ ایسا ہی کئی مرتبہ ہوا یعنی جب کبھی میری اہلیہ کھانے کے وقت پہونچیں۔ حضور ؑ نے بچہ کے لئے کھانا دیا۔ اور یہ حضور کی ذرہ نوازی تھی۔ کہ اپنے مریدین سے ایسی شفقت فرماتے تھے۔

(۱۲) میرا قاعدہ تھا۔ کہ فرصت کے وقت میں لوہ چپ سے نہر کے اس پُل پر جو بٹالہ کی سڑک پر ہے۔ آکر بیٹھ جاتا۔ تاکہ قادیان سے آنے جانے والے دوستوں سے ملاقات ہوسکے۔

ایک دفعہ عصر کے قریب میں پُل پر آکر بیٹھا تھا۔ کہ بٹالہ کی طرف سے ڈاک کا ہرکارہ جس کا نام بھینی تھا۔ آیا۔ میں نے اس سے دریافت کیا۔ کہ آج بے وقت قادیان کیوں جارہے ہو۔ اس نے کہا۔ تار لایا ہوں۔ مرزا صاحب فوت ہوگئے ہیں۔ اس وقت میری جو حالت ہوئی۔ وہ بیان سے باہر ہے۔ میں نے اسے کہا۔ تم بکواس کرتے ہو۔ اُسے اور بھی سخت سست کہا کیونکہ مجھے یقین نہ آتا تھا۔ کہ حضور فوت ہوگئے ہیں۔ لیکن اس نے مجھے تار کا لفافہ دکھایا۔ اور حلفاً کہا۔ کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔ میں اسی وقت گھر واپس آیا۔ میری حالت بہت خراب تھی۔ آہستہ آہستہ گھر پہونچا۔ اور یہ خبر سُنائی۔ سب کو سخت صدمہ ہوُا۔ اُس دن ہمارے ہاں نہ کھانا پکا۔ نہ کسی نے کچھ کھایا۔ دل میں سخت بے چینی تھی۔ میں گھر سے نکلا اور موضع تلونڈی جھنگلاں روانہ ہوگیا۔ یہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک بڑی جماعت قائم ہوچکی تھی۔ وہاں دوستوں کو یہ خبر سُنائی۔ سبھی کو سخت صدمہ ہوُا۔

دوسرے دن صبح میں پُل پر جاکر جنازہ کا انتظار کرنے لگا۔ تلونڈی کے دوست وڈالہ گرنتھیاں پہونچ چکے تھے۔ میرے گھر سے بھی پُل پر آگئے۔ حضور ؑ کی وفات کا صدمہ بچوں تک کو تھا۔ میرا بڑا لڑکا نثار احمد اس وقت چھوٹا تھا۔ جب صبح اس کی والدہ روانہ ہوئیں۔ تو اسے گاؤں میں ہی چھوڑ آئیں۔ مگر جب اسے علم ہوُا۔ تو وہ باوجود چھوٹی عمر کے ننگے سر ننگے پاؤں ان کے پیچھے بھاگ آیا۔ جس وقت جنازہ پُل کے قریب پہونچا۔ تو میں بھی ساتھ شامل ہوگیا۔ اور جنازہ کے ساتھ قادیان آیا۔ لوگ بالکل دیوانہ ہو رہے تھے۔ اور کندھا دینے کے لئے ہر شخص کوشش کرتا تھا۔ اس کوشش میں پاؤں بھی زخمی ہو رہے تھے۔ مگر کسی کو اس کی پروا نہ تھی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ اس مکان میں جو بڑے باغ میں ہے۔ رکھا گیا۔ وہاں حضور کی شبیہ مبارک دکھائی گئی۔ ایک دروازہ سے لوگ آتے اور دوسرے دروازہ سے واپس ہوتے تھے۔ حضور کا جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بڑے باغ میں پڑھایا۔

قابلِ توجہ موصیان

سالانہ حساب تیار ہو رہا ہے۔ ہر موصی کو چاہیئے۔ کہ اپنے سال گذشتہ کے بجٹ میں کمی بیشی ہوئی ہو۔ تو اس کی فوراً اطلاع دے اور ساتھ ہی آئندہ بجٹ کی بھی اطلاع دیجائے۔ جو جماعتیں بیت المال کو اکٹھا بجٹ بناکر بھیجتی ہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ موصیوں کے بجٹ کی ایک نقل براہ راست دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں اور جب سالانہ حساب دفتر ہذا کی طرف سے پہونچے۔ تو اپنی رسیدوں سے مقابلہ کرلیا جائے۔ اور اگر کمی بیشی ہو۔ تو فوراً دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ اور ہر رقم مقتدرہ کے ساتھ کوپن نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ تاکید ہے۔ اس سالانہ حساب کو بغیر پڑھے نہ رکھ چھوڑیں بعد میں دقت ہوگی۔ خط و کتابت کرتے وقت اور روپیہ بھیجتے وقت۔ اپنے نام کے ساتھ نمبر وصیت

یاجوج ماجوج کی جنگ اور ترقی احمدیت

قرآن کریم میں یاجوج ماجوج کی جنگ کے ذکر میں خداتعالےٰ فرماتا ہے وترکنا بعضھم یومئذٍ یموج فی بعضٍ ونفخ فی الصور فجمعنٰھم جمعاً وعرضنا جھنم یومئذٍ للکافرین (کھف) یعنی کہ چھوڑیں گے ہم انہیں کہ بعض ان کا بعض پر دریا کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوا حملہ کریگا اور بگل بجا دیا جائے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ سب کو جمع کر دیا جائے گا۔ اس جنگ کا معمولی نقشہ یہ ہوگا۔ کہ گویا جہنم بھڑک رہی ہوگی۔ جو خدا کے منکرین کو بھون کر رکھ دے گی۔ یہ پیشگوئی ہے کہ اس وقت جنگ اسلحہ آتشبار سے ہوگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے تفسیری نوٹوں میں یاجوج ماجوج کے متعلق لکھا ہے۔ کہ خدا نے انشراح صدر سے مجھے یقین دلایا ہے۔ کہ یہ وہ قوم ہے جو بخارا سے ہے کر شمال تک رہتی تھی۔ گاتھ۔ نارمنڈ سے۔ وزی گاتھ سیکشن۔ یہ لوگ جرمنی۔ فرانس۔ انگلینڈ وغیرہ میں جاکر آباد ہوئے۔

نیز لکھا ہے بائیبل کی کتاب حزقیل باب ۳۸ میں یاجوج ماجوج کا ذکر ہے۔ یاجوج جزائر میں رہنے والے لوگ ہیں۔ ماجوج ماسکو اور ٹوبالسک کا سردار ہے۔ یہ نام ان اقوام کو اس لئے دیا گیا ہے۔ کہ وہ آگ کی پرستش کرتے۔ یا آگ سے بہت کام لیتے ہیں:۔

مذکورہ آئت سے صاف سمجھ میں آتا ہے۔ کہ یہ جنگ خدا کی طرف سے عذاب ہوگی۔ اور جہنم کا لفظ رکھ کر بتایا۔ کہ آگ کا استعمال اس جنگ میں بہت ہوگا۔ نیز عرضنا میں اس طرف اشارہ کیا کہ یاجوج ماجوج کی جنگ میں منکرین کے سامنے جہنم یعنی آگ کے شعلے پیش ہونگے۔ چنانچہ جن لوگوں نے موجودہ جنگ میں ٹینکوں کا حال پڑھا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان کے شعلے کیسے خطرناک اور تباہ کن ہیں:۔

علاوہ اس ذکر کے آخری زمانہ کے انقلابات کے متعلق قرآن کریم میں ایک یہ آئت بھی ہے۔ یا ایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیئ عظیم۔ کہ اے لوگو اپنے رب سے ڈرو۔ یقیناً انقلاب عظیم کے لئے جو زلزلہ آنے والا ہے وہ بہت بڑی چیز ہے۔ آگے فرمایا یوم ترونھا تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حملٍ حملھا وتری الناس بسکریٰ ولکن عذاب اللہ شدید (حج ع ۱) یعنی وہ دن ایسے خطرناک ہوں گے۔ کہ دودھ پلانے والی اپنے بچہ کو بھول جائیگی اور حملدار عورت مارے دہشت کے حمل گرا دے گی۔ لوگ نہائت بدحواسی کی حالت میں ہوں گے۔ اور یہ حالت ان کی کسی نشے کی وجہ سے نہ ہوگی۔ بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا:۔

ان آیات سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخری زمانہ کا انقلاب یعنی جنگ نہائت خطرناک صورت اختیار کرے گی۔ اور لوگوں پر سخت مصیبت آئے گی۔ حتیٰ کہ دودھ پلانے والی اپنے بچہ کو بھول جائے گی۔ اور حاملہ کا مارے غم کے حمل گر جائے گا۔ لوگ حیران و سرگرداں ہوجائیں گے۔ اور محسوس کریں گے۔ اور پکار اٹھیں گے کہ یہ عذاب الہیٰ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا سے علم پاکر اس زلزلہ اور جنگ کا نقشہ یوں کھینچا ہے ؎

اک جھپک میں یہ زمیں ہوجائے گی زیروزبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آبِ رودبار

جنگ کی خبریں سننے والے اور اخبارات کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ گولے جب کسی شہر پر گرتے ہیں۔ تو سخت تباہی کی حالت میں باقی ماندہ لوگوں کی کیا حالت ہوتی ہے۔ گویا آئت میں اس حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے:۔

احادیث میں بھی اس کا اشارۃً ذکر ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روائت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ اور قیامت کے دن خداتعالےٰ زمین کو اپنی مٹھی اور قبضہ میں کرے گا۔ اور آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا ثم یقول انا الملک این ملوک الارض (بخاری پ ۲۷) پھر کہے گا میں بادشاہ ہوں۔ زمین کے بادشاہ کہاں ہیں:۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں ایک ملک دوسرے ملک پر اور ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ پر چڑھائی کرے گا۔ اور ہر بادشاہ کی خواہش ہوگی کہ وہ دوسرے کے ملک پر قبضہ کرے۔ اور اپنا تسلط جالے۔ تب خداتعالےٰ زمین و آسمان کو اپنے قبضہ میں کرے گا یعنی سچے مذہب کے پیروؤں کو غیر معمولی حالات پیدا کر کے غالب کرے گا۔ اور ثابت کر دے گا کہ وہ سب سے غالب ہستی ہے۔ جسے چاہے غلبہ عطا کر سکتا ہے۔ ونعم ما قیل جس کو چاہے تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہے تو جس کو چاہے تخت سے نیچے گرا دے کرکے خوار ایسا کر کے گویا زبان حال سے خدا کہے گا۔ کہ اے تمام جہان کے لوگو دیکھ لو۔ یہ دنیا کی نظر میں ناممکن کام میں نے کر دکھایا پس میں بادشاہ ہوں۔ زمین کے بادشاہ کہاں ہیں جو سارے ملک پر قبضہ جمانا چاہتے تھے کہاں ہے ہٹلر اور کہاں ہے مسولینی۔ پس یہ ایک زبردست پیشگوئی ہے جو پوری ہو رہی ہے گی۔ اور جس دن پوری ہوگی۔ اس دن خدا کے منکرین پر اتمام حجت ہوگی۔ اور ثابت ہوگا وھو القاھر فوق عبادہ کہ خدا ہی سب پر غالب ہے۔ اور گو وہ انسانی نظروں میں بوجہ لطیف ہونے کے نہیں آتا اور اس کا وجود معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن وہ اپنے افعال سے اپنے وجود کی کبریائی ظاہر کرتا ہے:۔

مندرجہ بیان آخری زمانہ میں آنے والے سخت عذاب اور تباہی پر دلالت کرتا ہے اور قرآن کریم میں ہے وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ کہ ہم عالمگیر عذاب رسول کی بعثت سے پہلے نازل نہیں کرتے۔ یہ آئت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اوپر چسپاں کی ہے۔ اور اس کے ذریعہ اپنی صداقت کو پیش کیا ہے۔ پس موجودہ عالمگیر جنگ کا عذاب بھی بے معنی نہیں۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو پہلے نہیں تو اب ہی اس عذاب اور تباہی کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور زمانہ کے امام کی جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔

صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ عنہ کی ایک روائت سیرت المہدی حصہ دوم میں شائع شدہ ہے۔ کہ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صبح کی نماز سے پہلے فرمانے لگے۔ کہ وہ وقت آرہا ہے۔ کہ بڑا کشت وخون ہوگا۔ لڑائیاں ہوں گی۔ اور ایک ملک دوسرے ملک پر اور ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ پر چڑھائی کرے گا اور چاہے گا۔ کہ میں دوسروں کو تباہ و برباد کر کے خود ساری زمین کا بادشاہ بن جاؤں پھر فرمایا صاحبزادہ صاحب یہ واقعات ہمارے موعود لڑکے کے وقت مقدر ہیں۔ نیز فرمایا۔ جب یہ واقعات ہوں گے۔ تو ان کے بعد ہمارے سلسلہ کو بہت ترقی ہوگی۔ اور بادشاہ ہمارے سلسلہ میں داخل ہونگے۔ اور اسلام کو ایک عظیم الشان ترقی حاصل ہوگی۔

اب جنگ جاری ہے۔ اور ہم بچشم خود ان واقعات کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اے خداتو اب اس پیشگوئی کا دوسرا حصہ بھی پورا فرما۔ اور اسلام اور احمدیت کو غیر معمولی ذرائع سے ترقی عطا فرما۔ آمین یارب العالمین

خاکسار۔ قمرالدین مولوی فاضل قادیان

جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کی سالانہ کانفرنس

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کی سالانہ کانفرنس آئندہ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱ ماہ مئی (ہجرت) کو کونسی سونگھڑہ میں منعقد ہوگی۔ تمام احمدی احباب بہار۔ بنگال اور اڑیسہ سے گزارش ہے کہ اس جلسہ میں شمولیت فرماکر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔ جماعت احمدیہ سونگھڑہ مہمانوں کے خوردونوش کا بار اپنے ذمہ لیتی ہے۔

خاکسار سید محمد محسن احمد سیکرٹری
استقبالیہ کمیٹی آل اڑیسہ احمدیہ کانفرنس

دلچسپ مکالمہ کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا بے جا غیظ و غضب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیعت میں نبوت کا اقرار نہ لیتے تھے

(۱)

۲۹ مارچ ۱۹۴۲ء کو غیر مبایعین کے دو سرکردہ اصحاب خان بہادر میاں محمد صادق صاحب۔ اور جناب ماسٹر فقیر اللہ صاحب قادیان تشریف لائے۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے دوران میں انہوں نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے اختلافی مسائل کے متعلق چند سوالات کئے۔ جن کے جواب حضور کی طرف سے مختصراً دئیے گئے اور مولوی ابوالعطاء صاحب نے انہیں رسالہ "فرقان" میں شائع کر دیا۔

پیغام صلح مؤرخہ ۲۸ اپریل ۱۹۴۲ء میں مولوی محمد علی صاحب کا ایک لمبا چوڑا مضمون "دلچسپ مکالمہ محمد رسول اللہ صلعم بھی اپنی نبوت کا اقرار نہ لیتے تھے" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں ایک طرف تو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے نہایت معقول جوابات کو سراسر غلط اور بے جا اعتراضات کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اور دوسری طرف حسب عادت اپنے غیظ و غضب کا اظہار بھی کیا ہے۔ اس سلسلہ میں غیر مبایعین کی قوم کے "حضرت امیر ایدہ اللہ" کے چند فقرات پیش کئے جاتے ہیں۔ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے۔

"وہ نبوت جو کاغذ کے چند چیتھڑوں میں قصر خلافت میں چھپا کر رکھی ہوئی ہے"۔ حضرت امیر المؤمنین کے متعلق یہ افترا باندھا ہے کہ "خلافت کی شان یہ ہے۔ کہ خلیفہ جو کچھ چاہے کہہ دے۔ اسے اگر صریحاً بھی قرآن و حدیث یا حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کے خلاف دکھایا جائے تو وہ بولا نہیں کرتا"۔ پھر لکھا ہے "یہاں نہ سمجھنے کا سوال نہیں بلکہ الٹی سمجھ کا سوال ہے" وغیرہ ذالک۔ میں مولوی صاحب کی اس درشت کلامی کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کے اعتراضات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

مولوی محمد علی صاحب نے سب سے اہم اور وزنی اعتراض اس بات پر کیا ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے سوال کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت میں اپنی نبوت اور رسالت پر ایمان لانا ضروری قرار نہیں دیا۔ معلوم ہوا۔ کہ آپ کا دعوےٰ نبوت کا نہ تھا۔ اس کا جواب یہ دیا گیا۔ کہ شرائط بیعت میں اقرار نبوت کے ذکر نہ کرنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی نہ تھے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی شرائط بیان کی ہیں۔ کہ يا ايها النبي اذا جاءك المؤمنات يبايعنك على ان لا يشركن بالله شيئاً ولا يسرقن ولا يزنين ولا يقتلن اولادهن ولا ياتين ببهتان يفترينه بين ايديهن وارجلهن ولا يعصينك في معروف فبايعهن واستغفر لهن ان الله غفور رحيم (الممتحنہ ع۲) ان الفاظ میں شرک چوری۔ زنا۔ قتل اولاد۔ بہتان تراشی سے احتراز۔ اور اطاعت در معروف کو شرائط بیعت قرار دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا کہیں اقرار مذکور نہیں تو کیا اس سے یہ لازم آئے گا۔ کہ آپ نبی نہ تھے۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسیح ہونے کا اقرار بھی تو شرائط بیعت میں نہیں ہے۔ پھر کیا اس سے یہ بھی لازم آئے گا۔ کہ آپ مسیح موعود بھی نہ تھے۔

مولوی محمد علی صاحب اس جواب پر بہت چیں بجبیں ہوئے ہیں۔ اور اس پریشانی کی انتہا یہ ہے کہ آپ اپنی بیان کردہ تفسیر کو بھی فراموش کر گئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے آیت قرآنی کے متعلق یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ اس میں مومنات کے لفظ سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ بیعت کرنے والی عورتیں پہلے مسلمان ہو چکی تھیں۔ اس آیت میں ان کے اسلام میں داخل ہونے کے بعد کی کسی بیعت کا ذکر ہے۔ چنانچہ آپ اپنے خاص اسلوب میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ پر طعنہ زنی کرتے ہوئے لکھتے ہیں "تفسیر کبیر جدید کے بلند پایہ مصنف کو مومنات کا لفظ ہی نظر نہیں آتا۔ اور وہ کہتا ہے کہ اس آیت کی شرائط بیعت میں محمد رسول اللہ صلعم کی رسالت کا کوئی ذکر نہیں۔ ...... اور اتنا نہیں سمجھتا کہ آیت قرآنی میں تو مومنات کا لفظ ہے۔ اور صرف مومن عورتوں کی بیعت کا ذکر ہے۔ یہ اب مومن نہیں ہو رہیں۔ بلکہ پہلے سے مومن ہیں۔ کہا جائے گا مومن عورتوں سے بیعت کیوں لی جاتی تھی۔ میں کہتا ہوں کیا مومن مردوں سے وقتاً فوقتاً ایسی بیعت نہیں لی گئی۔ بیعت رضوان۔ یا بیعت تحت الشجرہ کن سے لی گئی تھی"۔

پھر لکھا ہے "جناب میاں صاحب کی کمال جرأت کو دیکھئے۔ کہ مومن عورتوں کی بیعت کو جو ایک خاص غرض کے لئے تھی۔ کافروں کا اسلام میں داخل ہونا قرار دے دیا"۔

تعصب اور عداوت ایک ایسی لا علاج بیماری ہے۔ جس کا مریض روشن حقائق اور واضح دلائل سے بھی آنکھیں بند کر لیتا ہے بعینہٖ یہی کیفیت جناب مولوی صاحب کی ہے آج وہ جس آیت کی تفسیر میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو مورد اعتراض بنا رہے ہیں۔ یہی تفسیر کئی سال پیشتر اپنی تفسیر القرآن میں لکھ چکے ہیں۔ چنانچہ بیان القرآن جلد سوم میں وہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

"فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلعم نے انہی الفاظ میں عورتوں سے بیعت لی تھی۔ انہیں میں ہند بنت عتبہ ابوسفیان کی بی بی تھی۔ جو درمیان میں بعض باتیں بھی کہتی جاتی تھی"۔

یہ الفاظ کسی تشریح کے محتاج نہیں ہیں کیونکہ ان میں وضاحت سے بتلا دیا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد عورتوں سے جو بیعت لی۔ وہ قرآن مجید کی اس آیت کے الفاظ میں بیعت لی گئی تھی۔ اور بیعت کرنے والی عورتیں پہلے سے مسلمان نہیں تھیں کیونکہ انہی عورتوں میں ہند بنت عتبہ تھی۔ اور تاریخ اسلام سے ادنےٰ واقفیت رکھنے والا انسان بھی اس بات سے ناواقف نہیں ہے۔ کہ ہند بنت عتبہ اس سے پہلے مسلمان نہیں تھی۔ وہ مکہ فتح ہونے کے بعد دوسری مشرکہ عورتوں میں شامل ہو کر نقاب اوڑھے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اور بیعت کر کے اسلام میں داخل ہوئی۔ اور تفاسیر اور تاریخ کی کتابوں میں صراحت سے یہ واقعہ مذکور ہے۔ کہ فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں سے بیعت لی۔ تو ان میں ہند بنت عتبہ بھی تھی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی آیت کے الفاظ دہراتے تھے۔ تو ہند بڑی جرأت کے ساتھ یہ جواب دیتی تھی۔ کہ یا رسول اللہ کیا اب بھی ہم شرک یا چوری یا دوسرے افعال قبیحہ میں گرفتار ہو سکتی ہیں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب نے بھی اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی تفسیر میں یہ الفاظ لکھے ہیں۔ کہ انہی بیعت کرنے والی عورتوں میں "ہند بنت عتبہ ابوسفیان کی بی بی تھی۔ جو درمیان میں بعض باتیں بھی کہتی جاتی تھی"۔ کیا مولوی محمد علی صاحب اس واضح حقیقت سے انکار کرتے ہوئے اس بات کا ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ کہ ہند زوجہ ابوسفیان اس سے پہلے مسلمان ہو چکی تھی۔ اور یہ بیعت اس کی کوئی خاص بیعت تھی۔ کس قدر زبردست مغالطہ دہی اور حق پوشی ہے۔ کہ ایک نہایت ہی واضح اور بین حقیقت کو جسے جناب مولوی صاحب بھی اپنی تفسیر میں لکھ چکے ہیں۔ آج محض اس لئے اس کی غلط تشریح کی جاتی ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ پر اعتراض کیا جا سکے۔

پھر حدیث شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يبايع النساء بالكلام بهذه الآية لا يشركن بالله شيئاً (صحیح بخاری جلد ۴ باب بیعۃ النساء) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عورتوں کی بیعت لیتے تھے تو قرآن مجید کی اس آیت کے الفاظ میں لیتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور اور طریق بیعت بیان فرمایا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عورتوں کی بیعت لیتے تھے ان الفاظ میں لیتے تھے اس سے بھی جناب مولوی صاحب کے خیال کی تردید ہوتی ہے۔ اسی طرح تفسیر فتح البیان میں اس آیت کی تشریح میں ہند زوجہ ابوسفیان کا واقعہ لکھا ہے

اور اذاجاءک المومنات کی یہ تفسیر کی ہے۔ ای قاصدات لمبایعتک علی الاسلام کہ یہ عورتیں اسلام میں داخل ہونے کے لئے بیعت کرنے والی تھیں۔ تفسیر کشاف نے بھی اس آیت کی تفسیر میں یہی لکھا ہے۔ کہ مکہ فتح ہونے کے بعد پہلے مردوں نے بیعت کی۔ اس کے بعد عورتوں کی بیعت ہوئی۔ اور ان عورتوں میں ھند زوجہ ابوسفیان بھی تھیں۔ اس نے چونکہ حضرت حمزہؓ کو قتل کرا کے ان کی نعش کی بے حرمتی کی تھی۔ اس لئے وہ اپنے مونہہ پر نقاب اوڑھے ہوئے تھی۔ تاریخوں میں فتح مکہ کے بعد کا یہ واقعہ تفصیل سے موجود ہے۔ اور قرآن کریم کی یہ آیت مذکور ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ جو عورتیں بیعت کرنے آئیں تھیں۔ ان میں ھند بنت عتبہ بھی شامل تھی۔ مومنات کے لفظ سے یہ دھوکا کھانا کہ اس سے مراد پہلے سے اسلام میں داخل ہونے والی عورتیں ہیں۔ اور یہ بیعت بیعت الرضوان کی طرح کوئی خاص بیعت ہوگی۔ یہ خیال بالکل بودا اور کمزور ہے۔ کیونکہ مومنات کا لفظ اس لئے استعمال ہوا ہے۔ کہ جب ایک انسان پر اسلام کی صداقت واضح ہو جائے اور وہ اسے دین حق قرار دے تو اس کے بعد ہی وہ بیعت کے لئے آئیگا۔ پس اسلام کی حقانیت کا واضح ہونا پہلے ہے اور بیعت کرنا بعد میں۔ اس لئے بیعت کنندگان کو بیعت کے وقت مومن کہنا درست ہے۔ انہیں بیعت کے وقت مشرک یا کافر تو نہیں کہا جا سکتا کیونکہ بیعت تو ظاہری طور پر ایک اقرار ہے۔ دل تو اسلام کی صداقت کو پہلے سے قبول کر چکا ہے۔ اس لحاظ سے عین بیعت کرنے کے وقت بیعت کنندہ کو کافر یا مشرک کہنا درست نہیں بلکہ اُسے مومن یا مسلم ہی کہا جائیگا۔ ایک آدمی مثلاً مدینہ سے پچاس میل کے فاصلہ پر یہ یقین کرتا۔ کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کرنے کیلئے چل کھڑا ہوتا ہے۔ تو کیا اُسے مشرک اور کافر کہہ کر پکارا جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ اسے مسلمان ہی کے خطاب سے یاد کیا جائیگا۔ اور اس بیعت کو بیعت الرضوان سے مشابہ قرار دینا بھی ایک بلا ثبوت امر ہے۔ جس طرح بیعت الرضوان کا ذکر قرآن مجید اور احادیث میں موجود ہے اسی طرح اگر یہ بھی کوئی خاص بیعت تھی تو اس کا ذکر ہونا چاہیئے تھا۔ اس کے مقابلہ میں احادیث میں تو یہ صراحت موجود ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ دستور اور طریق تھا۔ کہ عورتوں کی بیعت آپ قرآن مجید کی اس آیت کے الفاظ میں لیا کرتے تھے۔ پس قرآن مجید۔ تفاسیر حدیث اور تاریخ سے یہ امر ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں کی بیعت قرآن مجید کی اس آیت کے مطابق لیتے تھے۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب بھی یہی بات اپنی تفسیر میں درج کر چکے ہیں۔ اور لکھ چکے ہیں۔ کہ ھند بنت عتبہ بھی انہی عورتوں میں شامل تھی جنہوں نے فتح مکہ کے بعد بیعت کی۔ اور ھند یقینی طور پر اس وقت سے پہلے مسلمان نہیں ہوئی تھیں۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ یہ الفاظ بیعت کے ابتدائی الفاظ تھے۔ اور ان میں اقرار نبوت کی کوئی شرط بیان نہیں ہوئی۔ بلکہ صرف شرک۔ چوری زنا۔ قتل اولاد۔ بہتان تراشی سے اجتناب اور اطاعت درمعروف کا ذکر ہے۔ اور یہی وہ بنیادی باتیں ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے شرائط بیعت میں درج فرمایا ہے

خاکسار ملک محمد عبداللہ قادیان

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

کلکتہ:۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ نے گذشتہ ماہ ۲۰۵ میل کا تبلیغی سفر کر کے ۹ لیکچر دیئے۔ اور ۲۰۔ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ علاوہ ازیں مرکز میں قرآن مجید کا درس باقاعدہ دیتے رہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چار نفوس بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے علاوہ ازیں کلکتہ سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر ایک مقام چاوڈنگا میں غیر احمدیوں نے اپنے سیرت النبیؐ کے جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے مولوی صاحب کو بلایا۔ تقریر کے بعد انفرادی طور پر احمدیت کے متعلق لوگوں سے گفتگو ہوتی رہی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اثر اچھا رہا۔

گریڈیھی (صوبہ بہار) مولوی محمد سلیم صاحب نے ۸ تا ۳۰ اپریل ۲۱۰ میل کا تبلیغی سفر کر کے آٹھ مقامات کا دورہ کیا۔ اور چھ تقریریں کیں۔ نیز ۱۵۰۔ اشخاص کو بذریعہ ملاقات پیغام احمدیت پہنچایا۔ جلال آباد اور گریڈیھی میں آپ نے ہندو مسلم اتحاد پر تقریریں کیں۔ جن کا بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ مختلف مقامات میں آپ قرآن کریم۔ سیرت مسیح موعود علیہ السلام۔ کشتی نوح اور فقہ احمدیہ کا درس دیتے رہے۔ دوران سفر میں آپ جماعت کی تربیت کا کام بھی احسن طور پر سرانجام دیتے رہے۔ آپ کے ذریعہ سے ایک شخص داخل احمدیت ہوا۔

صوبہ سرحد:۔ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ اور صاحبزادہ محمد طیب صاحب نے ۲۲ تا ۳۰ اپریل سرائے نورنگ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ اور ٹانک کا دورہ کیا اس عرصہ میں آپ نے تین تقریریں۔ دو مناظرے کئے۔ اور پندرہ اشخاص کو بذریعہ ملاقات پیغام حق پہنچایا۔ آپ نے تمام دورہ کردہ جماعتوں میں مرکزی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور نظام کی پابندی پر خاص زور دیا۔

(مہتمم نشر و اشاعت قادیان)

ہماری مشکلات اور احباب سے استدعا

جنگ کی موجودہ صورت حالات نے باہر سے ہندوستان میں کاغذ کی درآمد کو بالکل ناممکن بنا دیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے۔ کہ قریباً چار ماہ سے کوئی کاغذ ہندوستان نہیں پہنچا انہی حالات کے پیش نظر حکومت ہند نے اخباری کاغذ کی اس مقدار میں جو اخبارات کے استعمال کیلئے مقرر ہے مزید تخفیف عمل میں لانیکا تہیہ کیا ہے۔ کاغذ کی جو مقدار کسی اخبار نے گذشتہ سال کے دوران میں خرچ کی۔ اس پر پچیس ۲۵ فیصدی کمی تو پہلے ہو چکی ہے اب مزید پچیس ۲۵ فیصدی تخفیف عمل میں لائی جا رہی ہے۔ گویا کل مقدار گذشتہ سال کی نسبت نصف کر دی گئی ہے۔ لیکن احباب کو معلوم ہے کہ ہمارا حجم وہی ہے۔ جو گذشتہ سال تھا۔ اور ہماری دلی خواہش ہے۔ کہ موجودہ حجم کو جس طرح ممکن ہو سکے قائم رکھا جائے۔ اخباری کاغذ کی اس پچاس فیصدی کمی کو دوسرے کاغذ سے پورا کرنے کیلئے ہمارے لئے جو مشکلات کاغذ کی موجودہ گرانی اور نایابی کے زمانہ میں پیش آ سکتی ہیں ان کا اندازہ ہر دوست اپنے تئیں بخوبی لگا سکتا ہے۔

پنجاب کے دوسرے روزانہ اخبارات نے اپنی قیمتوں کو ڈیوڑھا کر دیا ہے۔ مگر الفضل کی قیمت اب بھی وہی ہے جو جنگ سے پہلے تھی۔ پس ایسے حالات میں جبکہ ہم حوادث کا مقابلہ کرتے ہوئے الفضل کے بقا کیلئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ کیا احباب کا فرض نہیں۔ کہ اس جدوجہد میں ہمارے ساتھ تعاون فرمادیں اور اپنے اس واحد جماعتی روزنامہ کی توسیع اشاعت کی طرف متوجہ ہوں۔ چندہ کی بروقت ادائیگی کو اپنا شعار بنائیں۔ اور اگر ہو سکے تو مالی اعانت بھی فرمائیں۔

ہمارے لئے یہ امر بڑے افسوس کا باعث ہے۔ کہ بعض خریدار اصحاب چندہ کی ادائیگی میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ اور بہت سے دوست جو اپنی سہولت کے پیش نظر یکمشت چندہ ادا کرنے کی بجائے ماہوار ادائیگی کرتے ہیں۔ باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے۔ اور بعض دوست ہماری چیخ و پکار کے باوجود نہایت بے اعتنائی سے وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح دفتر کو نقصان پہنچانے کا موجب بنتے ہیں۔

ہم احباب سے مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے ہمارے ساتھ ہر ممکن تعاون فرمادیں ہمیں خوشی ہے کہ بعض درد مند دل رکھنے والے اصحاب چندہ کے علاوہ ماہوار اعانت کے طور پر بھی کچھ نہ کچھ رقم ارسال فرماتے رہتے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار منیجر الفضل

وی پی وصول کرنا اخلاقی فرض ہے! احباب ہمیشہ اسے پیش نظر رکھیں!

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی - ۱۰ مئی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ملک معظم کی حکومت کے احکام کے ماتحت گورنر برما ہندوستان آ گئے ہیں ان کے وزراء پہلے ہی یہاں پہنچ چکے تھے۔ وجہ یہ ہے کہ فوجی کارروائیوں کے رقبہ کی بیرونی سرحد والے علاقہ میں کسی سول نظام کا جاری رکھنا ناممکن ہو گیا تھا - برما میں لڑائی ابھی جاری ہے - اور اس وقت دونوں فوجیں کالیوا کے مرکزی مقام پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں - جاپانی فوجوں کے دریائے چندوین کو پار کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ چینی فوجیں چین کے بڑے اڈے سے کٹ گئیں - اور اب وہ اور دوسری اتحادی فوجیں مانڈلے کے شمال اور شمال مغرب میں اس گھیرے کو جو جاپانی فوجیں مغرب سے ڈال کر ہندوستان کو جانے والے رستہ کو روکنا چاہتی ہیں توڑنے کے لئے لڑ رہی ہیں ؛

چنگکنگ - ۱۰ مئی - چین کے سرکاری اخبار نے لکھا ہے - کہ چینی فوجوں نے صوبہ یونن کے ایک اہم شہر "چی فانگ" پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے - یہ شہر برما کی سرحد سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے - دشمن کو یہاں بھاری نقصان اٹھانا پڑا - ایک چینی مدبر نے اعلان کیا ہے - کہ برما روڈ کے رستہ داخل ہونے والی جاپانی فوجوں کو بالکل تباہ کر دیا جائیگا ؛

چنگکنگ - ۱۰ مئی - ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چینی فوجوں نے برما کی جاپانی فوجوں پر جوابی حملے شروع کر دئے ہیں - اور دو جانب سے مانڈلے کی بستیوں میں آ پہنچی ہیں - انہوں نے میمیو پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے - اور اب لاشیو کی طرف بڑھینگی اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ برما میں مانڈلے اور لاشیو کے درمیان میں جاپانی فوجوں کے عقب میں چینیوں نے ایک ریلوے لائن کو کاٹ دیا ہے - دو جاپانی دستے نرغہ میں آ گئے - ایک کا چینیوں نے بالکل صفایا کر دیا - یہ بھی کہا گیا ہے - کہ برما روڈ کے ساتھ ساتھ جو جاپانی فوجیں جنوب مغربی چین میں پیش قدمی کر رہی تھیں - انہیں مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے ؛

چنگکنگ - ۱۰ مئی - ایک چینی اعلان میں بیان کیا گیا ہے - کہ صوبہ یونن میں جاپانیوں کو ۲۸ اپریل کو جو شکست ہوئی تھی - اس کا انتقام لینے کے لئے انہوں نے ۲۹ کو چینی فوجوں کے خلاف زہریلی گیس استعمال کی - لیکن چینیوں نے چونکہ احتیاطی تدابیر اختیار کر لی تھیں - اس لئے نقصان بہت کم ہوا ؛

واشنگٹن - ۱۰ مئی - حکومت امریکہ کا ایک نمائندہ وفد مارٹینک پہنچ گیا اور فرانسیسی ہائی کمشنر سے بحیرۂ اوقیانوس کے فرانسیسی مقبوضات کی سلامتی کے بارہ میں گفت و شنید کر رہا ہے - حکومت امریکہ نے مطالبہ کیا ہے - کہ اس امر کی گارنٹی دیجائے کہ فرانسیسی مقبوضات کو اتحادیوں کیخلاف استعمال نہ ہونے دیا جائے گا - اگر یہ یقین دلا دیا جائے - تو فرانسیسی مقبوضات سے کوئی تعرض نہ کیا جائیگا - مارٹینک میں اسوقت فرانس کا ایک طیارہ بردار - تین جنگی اور ایک ہلکی جہاز موجود ہے ؛

واشنگٹن - ۱۰ مئی - مسٹر روزویلٹ نے حکم دیا ہے - کہ ۱۴ جون کو ہر جگہ اتحادی جھنڈے لہرائے جائیں - آپ نے کہا کہ ہمارے اتحاد میں ہی بنی نوع انسان کی آزادی اور دنیا کے امن کا راز مضمر ہے ؛

برلن - ۱۰ مئی - جرمن ریڈیو کا بیان ہے کہ وسطی جاپان کا ایک آتش فشاں پہاڑ شدید دھماکے کے ساتھ پھوٹ پڑا ہے - نقصانات کی تفصیل ابھی معلوم نہیں ہو سکی ؛

واشنگٹن - ۱۰ مئی - لارڈ ہیلی فیکس نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ اب اتحادیوں کی طرف سے حملہ کرنے کا وقت قریب آ رہا ہے - برطانیہ جلد ہی ایک مقررہ وقت پر حملہ کریگا - وہاں ضرب لگانے والی زبردست طاقت تیار کی جا رہی ہے - جو نازی زنجیروں کو توڑ ڈالے گی ؛

واشنگٹن - ۱۰ مئی - بحری محکمہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ بحیرہ کورل کی جنگ میں امریکہ کا کوئی طیارہ بردار جہاز نہیں ڈوبا - ہمارا نقصان بہت ہی کم ہے اور دشمن کے ۱۷ - ۱۸ جہاز یا ڈوبے ہیں یا ان کو نقصان پہنچا ہے ؛

واردھا - ۱۰ مئی - مسٹر اچاریہ نے آج گاندھی جی سے ملاقات کی - سیاسی صورت حالات پر بات چیت کرتے ہوئے انہیں اپنے آئندہ پروگرام سے آگاہ کیا - آپ پاکستان کے حق میں فضا پیدا کرنے اور عوام کی حمایت حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش کریں گے - نیز اس امر کی بھی کہ موجودہ ڈیڈلاک ختم ہو جائے ؛

لنڈن - ۱۰ مئی - آجکل ہندوستان میں ہر ماہ ایک لاکھ اشخاص فوج میں بھرتی کے لئے درخواستیں دیتے ہیں - مگر چونکہ ایک ماہ میں اتنے لوگوں کے لئے وردی اور اسلحہ مہیا کرنا مشکل ہے - اس لئے صرف پچاس ہزار ماہوار بھرتی کئے جاتے ہیں ؛

برلن - ۱۰ مئی - جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مارشل پیٹان نے یکم مئی کو پانسو سے زیادہ سیاسی قیدیوں کو معافی دیکر رہا کر دیا ہے ؛

لنڈن - ۱۰ مئی - سپین میں آجکل جرمنی میں کام کرنے کے لئے مزدور بکثرت بھرتی کئے جا رہے ہیں ؛

دہلی - ۱۰ مئی - اخبار سٹیٹسمین نے برما کی جنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ برما کے سول نظام کی نااہلیت کی وجہ سے برطانی فوجوں کو وہاں ناکامی ہوئی ہے - اور جرمنی جتنا بڑا ملک اتنے تھوڑے عرصہ میں ختم ہو گیا - اگر ابتدا میں برطانی فوجوں کو کامیابی ہوتی - تو غدار برمیوں کو سر اٹھانے کی جرأت نہ ہوتی - مضمون میں اس ناکامی کی ایک وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اتحادی فوجیں خشکی کی لڑائی کے پیچیدہ کرتبوں میں ماہر نہ تھیں - جاپانی سپاہی اس میں بہت ماہر تھے ؛

واشنگٹن - ۱۰ مئی - سرکاری اندازہ ہے کہ اس سال کی دوسری سہ ماہی میں امریکہ سے اتحادی ممالک کو جو سامان جنگ بھیجا گیا - وہ گذشتہ سال کی دوسری سہ ماہی کے مقابلہ میں کم سے کم اڑھائی گنا زیادہ ہے - روس کو فولاد کثیر مقدار میں بھیجا جا رہا ہے ؛

قاہرہ - ۱۰ مئی - آج صبح دشمن نے سکندریہ پر بمباری کی - چالیس آدمی مجروح اور ۲۲ ہلاک ہوئے ؛

لنڈن - ۱۰ مئی - رومانیہ اور ہنگری کا اختلاف باقاعدہ لڑائی کی صورت اختیار کر چکا ہے - چند روز ہوئے - دونوں فوجوں میں ۲ گھنٹہ مسلسل لڑائی ہوئی ؛

لاہور - ۱۰ مئی - مسلمانوں کے مطالبات کے سلسلہ میں جرأت مندانہ اقدام پر بیگم شاہنواز کی طرف سے مسٹر راجگوپال اچاریہ کو مبارکباد کا تار بھیجا گیا ہے ؛

دہلی - ۱۰ مئی - یہ خبر بہت پھیل رہی ہے کہ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو جنگی کابینہ میں ہندوستان کی نمائندگی پیش کی جائے گی - نیز وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں ایک اچھوت نمائندہ بھی لیا جائے گا ؛

واشنگٹن - ۱۰ مئی - ۶۵ سال عمر کے قریباً پانچ لاکھ امریکنوں نے حکومت کو مطلع کیا ہے - کہ میعاد ملازمت ختم ہونے پر وہ پنشن پر جانے کے بجائے جنگی خدمات کے سلسلہ میں کام کریں گے ؛

دہلی - ۱۰ مئی - باخبر حلقوں کی رائے ہے - کہ کانگرس ہائی کمانڈ کے خلاف بغاوت کا ایک اور جھنڈا بلند ہونے والا ہے - کیونکہ پنڈت جواہر لال نہرو جنگ کے متعلق کانگرس کی موجودہ حکمت عملی سے سخت بیزار ہیں - اور آئندہ دو تین ہفتوں میں وہ فیصلہ کر دینگے کہ انہیں اپنے ضمیر کے خلاف خاموش رہنا چاہیئے - یا بغاوت کا علم بلند کرنا چاہیئے ؛

لنڈن - ۱۰ مئی - مسٹر چرچل نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دن ہٹلر نے بلجیم اور ہالینڈ پر حملہ کیا تھا - اس عرصہ میں اگرچہ ہمیں بھی نقصانات ہوئے - مگر ہم نے نازیوں کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا -

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر :- غلام نبی -